مائیکروفنائنس یعنی چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشنز

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
لیکچرر کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ، (سی آئی ٹی) آئرلینڈ

کمپیوٹر سائنس، انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز میں ہونے والی ترقی کی وجہ سے معاشی و مالیاتی نظاموں کی جدید شکلیں وجود میں آرہی ہیں۔ نیز اس وقت ترقی یافتہ ممالک میں قرضہ فراہم کرنے کے حوالے سے نت نئے طریقے بھی عوام کے سامنے تجربات کے لیے لائے جارہے ہیں۔ ان نت نئے مالی معاملات میں سے کچھ کے پیچھے انسانیت کی بھلائی کا جذبہ کارفرما ہے، جبکہ کچھ کے پیچھے لالچ اور ہوس ہے۔ نیز چونکہ آج کل کے جدید معاشی نظام میں مائیکروسیکنڈز کے حساب سے مالی معاملات کی انجام دہی کی جارہی ہے اور بعض لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نت نئے مالی معاملات بھی مارکیٹ میں متعارف کرواچکے ہیں، لہٰذا عالمی سطح پر اسی پیشرفت کی وجہ سے پاکستان میں بھی مائیکروفنائنس یعنی چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی کئی ایپلی کیشنز (لون ایپس) کا آغاز ہوچکا ہے، جن کے ذریعے صارفین موبائل فون کے ذریعے چھوٹے قرضے (مائیکروفنائنس) حاصل کرسکتے ہیں اور صارفین کو یہ قرضہ محدود مدت میں واپس کرنا پڑتا ہے۔

آج سے کچھ سالوں پہلے بڑے قرضوں کے حصول کے لیے بینکوں سے رجوع کرنا پڑتا تھا، پھر چھوٹے قرضوں کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہوا، جس سے مائیکروفنائنس بینکنگ کا نظام وجود میں آیا۔ اور حال ہی میں مختلف کمرشل کمپنیوں اور اداروں کو چھوٹے قرضے فراہم کرنے کا لائسنس جاری ہونے کا سلسلہ شروع ہوا، جن میں موبائل فون کمپنیاں سرفہرست تھیں جو کہ موبائل فون اور انٹرنیٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قرضہ بھی فراہم کرنے لگیں۔ کچھ کمپنیاں چھوٹے قرضے مختلف عنوانات سے جاری کرتی ہیں، جن میں اسکول کی فیس، کاروبار کے لیے قرضہ، گاڑی کی خریداری کے لیے قرضہ اور کاشتکاری کے لیے قرضہ کی فراہمی تک شامل ہیں۔

چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشنز (لون ایپس) سے قرضے کی فراہمی اتنی آسان ہوگئی ہے کہ صرف چند گھنٹوں بلکہ بعض اوقات چند منٹ میں قرضے کا حصول ممکن ہے۔ چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی

یہ ایپلی کیشنز کبھی سود سے پاک مالیاتی خدمات فراہم کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں تو کبھی تجارت کا عنوان، کبھی سیکورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کا لائسنس دکھاتی ہیں تو کبھی شریعہ ایڈوائزر کا جاری کردہ فتویٰ، غرض عوام الناس کے سامنے مختلف طریقوں سے اپنی ایپلی کیشنز کی ترویج واشاعت کرتی ہیں۔ بعض مرتبہ چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی یہ ایپلی کیشنز اسلامک فنانس کے عنوان سے اپنے آپ کو پیش کرتی ہیں۔ عوام الناس کو چونکہ شرعی معاملات کا اتنا گہرائی میں علم نہیں ہوتا، لہٰذا وہ سیکورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کا لائسنس اور شریعہ ایڈوائزر کے جاری کردہ فتویٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ان ایپلی کیشنز سے چھوٹا قرضہ لے لیتے ہیں۔ جب ان ایپلی کیشنز کا گہرائی میں جائزہ لیا گیا تو چشم کشا تفصیلات سامنے آئیں۔ ہم اپنے قارئین کے سامنے ان ہی میں سے ایک ایپلی کیشن کے کام کا طریقہ کار پیش کرتے ہیں۔

چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی ایک ایپلی کیشن کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر کسی کو دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپے قرض درکار ہوں تو وہ اس ایپلی کیشن کے ذریعے قرض کی درخواست دے گا۔ یہ ایپلی کیشن صارف کے کوائف کی جانچ پڑتال کے بعد کچھ گھنٹوں کے اندر دس ہزار ۱۰۰۰۰ کی رقم فراہم کردے گی۔ اگر صارف نے قرضہ لیتے وقت ایک ماہ میں یہ رقم لوٹانے کا کہا ہے تو ایک ماہ بعد صارف کو بارہ ہزار دو سو پچاس ۱۲۲۵۰ روپے واپس کرنے ہوں گے (جبکہ پندرہ ۱۵ دن میں لوٹانے کی صورت میں گیارہ ہزار ایک سو پچیس ۱۱۱۲۵ روپے لوٹانا ہوں گے)۔ بارہ ہزار دو سو پچاس ۱۲۲۵۰ روپے جو صارف کو لوٹانے ہوں گے، اس میں اس ایپلی کیشن کا مقرر کردہ اے پی آر (APR - Annual Percentage Rate) جو کہ تقریباً دو سو تہتر ۲۷۳.۷۵ فیصد ہے، شامل ہے، جبکہ یہ کوئی فیس چارج نہیں کرتے، یعنی فیس صفر روپے ہے۔

اس قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشن کی ویب سائٹ پر مہیا کی گئی معلومات کے مطابق اس میں کوئی پروسیسنگ فیس شامل نہیں ہے، اور نفع کی شرح روزانہ اعشاریہ پچھتر فیصد ۰.۷۵٪ ہے جو کہ دو ہزار دو سو پچاس ۲۲۵۰ روپے بنتے ہیں۔ تاخیر سے ادائیگی کا خیراتی عطیہ پچھتر (۷۵) روپے ہے (مثال کے طور پر ایک دن کی تاخیر کے لیے پچھتر (۷۵) روپے کا خیراتی عطیہ ادا کرنا ہوگا، جو پرنسپل اور نفع میں شامل ہوگا اور یہ رقم چیریٹی صدقہ وفلاحی کاموں میں جائے گی)۔

اس قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشن کی ویب سائٹ پر درج ہے کہ یہ کمپنی سود سے پاک مالیاتی خدمات فراہم کرتی ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ یہ سود نہیں، بلکہ تجارت ہے۔ اس کا طریقہ کار انہوں نے یوں بیان کیا ہے کہ جب صارف کو دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپے دیے جاتے ہیں، تو بنیادی طور پر سب سے پہلے وہ اپنے پارٹنر (ایک کموڈیٹی بیچنے والے) سے کموڈیٹی خریدتے ہیں دس ہزار روپے کی، پھر کموڈیٹی بیچنے والا اس کموڈیٹی کی ملکیت اس پارٹنر کو منتقل کردیتا ہے۔ اس کے بعد پارٹنر یہ کموڈیٹی (سامان) صارف کو بارہ ہزار دو سو پچاس

۱۲۲۵۰ روپے کی مؤخر ادائیگی (Deferred Payment) کی بنیاد پر فروخت کرتا ہے، جس میں قیمت مع نفع شامل ہے۔ اس کے بعد صارف یہ کموڈیٹی کیش قیمت پر یعنی مارکیٹ قیمت پر (دس ہزار روپے) میں کموڈیٹی خریدنے والے کو بیچ دیتا ہے۔ کموڈیٹی خریدنے والا کیش پیمنٹ دس ہزار روپے صارف کو دے دیتا ہے۔ اس طریقے سے صارف کو دس ہزار روپے کیش قرضہ مل جاتا ہے۔ یہاں یہ بات پیشِ نظر رہے کہ صارف کو یہ سارا عمل نظر نہیں آرہا ہوتا، وہ تو بس موبائل ایپلی کیشن پر دس ہزار قرضہ کی درخواست دیتا ہے اور یہ سارا عمل پیچھے ہورہا ہوتا ہے۔ پھر جب صارف کو قرضہ لوٹانا ہوتا ہے تو وہ بارہ ہزار دو سو پچاس ۱۲۲۵۰ روپے پارٹنر کو مستقبل کی تاریخ پر مؤخر ادائیگی کی مد میں ادا کرے گا۔ اس پر یہ پورا عمل انجام پاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ تمام عمل ایپلی کیشن خود انجام دیتی ہے، اور صارف دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپے کی درخواست دے گا اور ایک ماہ بعد بارہ ہزار دو سو پچاس ۱۲۲۵۰ روپے واپس کرے گا۔ اس ایپلیکیشن کو سکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن (SECP) نے منظور کیا ہے اور ان کے پاس شریعہ ایڈوائزر بھی ہیں۔

اس ایپلی کیشن کی ویب سائٹ پر ایک فتویٰ موجود ہے، جس میں تحریر ہے کہ ''یہ ایپلی کیشن مختلف ٹیلی کمیونیکیشن سروس پرووائیڈرز سے مخصوص ایئر ٹائم خریدتی ہے اور اسے اپنے ان صارفین کو فروخت کرتی ہے، اور یہ فروخت مؤخر ادائیگی کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد صارفین کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ ایئر ٹائم اپنے موبائل سم میں منتقل کریں یا ایک ایجنٹ مقرر کریں جو ایئر ٹائم اپنے کسٹمرز/ ریٹیلرز کو فروخت کرے اور فروخت کی کامیابی پر صارفین کو نقد رقم فراہم کرے۔ مالی نظم وضبط کو فروغ دینے اور بروقت قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کو روکنے کے لیے یہ ایپلی کیشن صارفین کی اپنی مرضی کے مطابق چیریٹی جمع کرتی ہے اور اس کو صارفین کی جانب سے خیراتی مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہے۔

چونکہ یہ ایپلی کیشن ائیر ٹائم کا استعمال کرتی ہے، اس لیے ائیر ٹائم کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ ائیر ٹائم کی تعریف یہ ہے کہ جتنی دیر موبائل فون پر صارف کال، میسج یا انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے، اس کو ائیر ٹائم کہا جاتا ہے۔ ایئر ٹائم Airtime پیدا نہیں ہوتا، خرچ نہیں ہوتا، بلکہ انٹرنیٹ سروس مہیا کرنے والے یا موبائل فون کمپنیاں صرف اس بات کا حساب رکھتے ہیں کہ کس نے کتنا انٹرنیٹ ایئر ٹائم استعمال کیا، یا کال کی یا میسج کیے اور پھر اسی کے حساب سے اپنے اخراجات اور منافع کو ذہن میں رکھتے ہوئے صارفین سے فیس مختلف پیکجز کی صورت میں وصول کرتے ہیں۔

اس قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشن کے کام کا طریقہ کار اور تکنیکی تفصیلات مع چند سوالات پاکستان بھر کے مستند دارالافتاء اور مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ ہم پہلے وہ سوالات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

سوال نمبر: ۱- کیا اس طریقے سے قرض لینا جائز ہے؟ اگر کسی نے ۱۰۰۰۰ روپے کا قرض لیا اور اسے ایک ماہ بعد ۱۲۲۵۰ روپے کی صورت میں واپس کر رہا ہے تو کیا یہ جائز ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر: ۲- اس ایپلی کیشن کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان میں اگر ایک دن میں دس ہزار افراد الگ الگ ۱۰۰۰۰ روپے قرضے کی درخواست کرتے ہیں، تو اصل کموڈیٹی کے اعتبار سے جیسے گیہوں، چاول وغیرہ تو اُن کو رکھنا، ان کو بیچنا مشکل کام ہوگا، اس کمپنی نے بجائے ان حقیقی کموڈیٹی کے' ائیر ٹائم کو بطور کموڈیٹی اختیار کیا ہے۔ جب یہ کمپنی دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے کی کموڈیٹی (ایئر ٹائم) خرید رہی ہو اور پھر اسے صارفین کو بیچ رہی ہو، اور یہ قرض چند گھنٹوں میں فراہم کر رہی ہو اور وقت کے ساتھ ساتھ صارفین کی تعداد بھی بڑھتی چلے جائے گی تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ شرعی طور پر مناسب ہے؟ کیا یہ عملی طور پر ممکن ہے؟

سوال نمبر: ۳- یہاں بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ ایک کمپنی قرض دینے کے نام پر فنانسنگ کا عمل انجام دے رہی ہے۔ اگر یہ کمپنی انویسٹمنٹ یعنی سرمایہ کاری کے طور پر منافع دینے کا اعلان کرے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے، لیکن یہاں تو صارف قرض لے رہا ہے اور اسے زیادہ رقم واپس کرنی ہوتی ہے۔ عنوان بھی قرضے کا ہی ہے، اور لوگ قرضہ ہی لے رہے ہیں، لیکن اس کے پیچھے طریقہ کار فنانس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کیا اس طرح کا عمل جائز ہے؟ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

سوال نمبر: ۴- اور اس طرح جب بڑے پیمانے پر کمپنیاں قرضے کے نام پر فنانسنگ کر رہی ہوں، پورے پاکستان میں یہ جو سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SECP) لائسنس جاری کر رہا ہے، یہ عملی طور پر رائج ہو چکا ہے اور لوگ قرضے لے رہے ہیں۔ کیا یہ اصولی طور پر صحیح ہے؟

سوال نمبر: ۵- جب ہم روزمرہ کی زندگی میں کسی سے قرضہ لیتے ہیں تو وہ بطور احسان ہمیں قرضہ دیتا ہے اور ہم اس کو کچھ عرصے بعد لوٹانے کا کہتے ہیں، ہم جب اس کو قرضہ لوٹائیں گے تو وہ مالیت وہی ہونی چاہیے جو اس نے قرضہ دیتے وقت دی تھی، ورنہ اضافہ سود کہلائے گا۔ اب اس طریقہ کے بجائے کوئی شخص قرضہ فراہم کرے اور اس کمپنی کا حیلہ اختیار کرلے، تو کیا اس طرح کرنا جائز ہوگا؟

سوال نمبر: ۶- کیا ائیر ٹائم کو بطور کموڈیٹی خرید وفروخت کرنا جائز ہے؟ اور اس کمپنی کا اسے بطور کموڈیٹی قرضہ کے حیلہ کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات پاکستان بھر کے جن مستند دارالافتاؤں سے موصول ہوئے، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: دارالافتاء جامعہ دارالعلوم الصفہ کراچی، دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان، دارالافتاء جامعۃ الحسنین فیصل آباد، دارالافتاء جامعہ دارالعلوم رحمانیہ کراچی، دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ابوبکر صدیق کراچی اور دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی شامل ہیں۔

پاکستان بھر کے یہ تمام مستند مدارسِ دینیہ، جید مفتیانِ کرام اور دارالافتاء چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی اس اپلی کیشن سے متعلق متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ اس اپلی کیشن سے قرضہ لینا جائز نہیں اور یہ سود ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔ اب ہم قارئین کی سہولت کے لیے ان تمام مستند دارالافتاؤں کے جوابات کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

''دس ہزار قرض لینا اور ایک مہینہ بعد بارہ ہزار دو سو پچاس واپس کرنا، قرض پر نفع کا لین دین ہے، جو کہ سود ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز وحرام ہے۔''

''کمپنی کا ایئر ٹائم کی بطورِ کموڈیٹی خرید وفروخت چوں کہ قرض پر نفع لینے کا ایک حیلہ ہے، جسے اختیار کرنا شرعاً جائز نہیں؛ کیوں کہ اس کا مقصد قرض پر نفع لینا ہے، جو کہ سود ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔''

''قرض دے کر اس پر اضافی نفع لینا اور اس کو فائنانسنگ کا نام دینا قطعاً درست نہیں۔''

''شریعت میں تجارت کی جائز ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ قرضہ دے کر از خود مقروض کو خریدار اور پھر بائع شمار کر کے اضافی رقم کو نفع تصور کیا جائے۔''

''اس اپلی کیشن کے پیچھے پارٹنر کا کموڈیٹی کی خرید وفروخت کرنا ایک فرضی صورت ہے اور مقروض کو دھوکہ دینا بھی ہے۔''

''اس کے علاوہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے بطور جرمانہ جو خیراتی عطیہ پچھتر روپے فی یومیہ وصول کیا جاتا ہے، یہ بھی ناجائز ہے کہ یہاں قرض کے ساتھ تاخیر کی وجہ سے خیراتی عطیہ دوسری شرط ہے۔ اس طرح مشروط خیراتی عطیہ جبراً لینا جائز نہیں۔''

''یہ بیع عینہ ہے جو کہ سود کا حیلہ اور ناجائز ہے۔ اس عمل کو فائنانسنگ کا نام اس لیے دیا جا رہا ہے، کیوں کہ اس میں بیع عینہ کو اختیار کیا گیا ہے جو کہ سودی نفع حاصل کرنے کا تجارتی طریقہ ہے۔''

''یہ محض زبانی کلامی ایک دعویٰ اور دھوکہ کے سوا کچھ نہیں، اس لیے کہ ''ایئر ٹائم'' موبائل کمپنیاں فراہم تو کرتی ہیں، واپس خریدتی نہیں ہیں، مثلاً اگر موبائل فون میں سو روپے کا ایزی لوڈ کروایا جائے تو ٹیکس وغیرہ کی کٹوتی کے بعد وہ کم وبیش نوے روپے میسر ہوتا ہے، پھر اس نوے روپے کو کسی جگہ کیش نہیں کرایا جاسکتا کہ کمپنی موبائل بیلنس کی شکل میں نوے روپے واپس لے کر اس کے بدلے نقد رقم دے دے، البتہ اپنے کسی عزیز دوست کو یہ بیلنس شیئر کر کے اس سے نقد رقم وصول کی جاسکتی ہے، لیکن اس میں بھی کٹوتی ہوجاتی ہے۔ اس طرح بیلنس کے خریدار ناپید ہیں، لہٰذا ایئر ٹائم فراہم کرنے اور پھر اس کو مارکیٹ میں بیچنے کا دعویٰ محض زبانی کلامی بات ہے، حقیقت یہی ہے کہ کمپنی اکاؤنٹ میں رقم ہی فراہم کرتی ہے۔ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ کمپنی دس ہزار روپے قرض نہیں دیتی بلکہ دس ہزار روپے کا ''ایئر ٹائم'' ہی دیتی ہے اور مستقرض یہ ''ایئر ٹائم'' اسی کمپنی کو ہی دے کر ان سے رقم وصول کرلیتا ہے تو یہ بیع عینہ کی وہ صورت ہے جس کے مکروہِ

تحریمی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ سودخوروں کی ایجاد کردہ بیع ہے۔‘‘

پاکستانی معاشرے میں چھوٹا قرضہ فراہم کرنے والی ایپلی کیشن کو رائج کیا گیا ہے، اس کو استحکام دینے کے لیے مختلف عنوانات دیے گئے، مگر جب پاکستان بھر کے مستند دارالافتاؤں سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس ایپلی کیشن سے قرضہ لینے کو سود قرار دے کر ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ متعلقہ ادارے اور صاحبانِ علم ان تمام گزارشات پر غور فرمائیں گے۔ نیز ہم عوام الناس سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ کوئی بھی معاملہ انجام دینے سے پہلے پاکستان کے مستند دارالافتاؤں سے رجوع کریں، تاکہ وہ غیرشرعی معاملات سے بچ سکیں۔

آخر میں ہم قارئین کی خدمت میں اکابرینِ اُمت کے قرض سے متعلق ارشادات پیش کرتے ہیں۔ قرض (دَین) سے متعلق شریعت کے واضح احکامات موجود ہیں، جن کا خلاصہ حضرت مفتی رفیق احمد بالاکوٹی صاحب دامت برکاتہم اپنے مضمون ’’سود اور اس کے متعلقہ مباحث، پہلی قسط، جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، مئی ۲۰۱۴ء، ماہنامہ بینات‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

- ’’قرض ایک معاوضاتی معاملے کے بجائے ایک تبرعاتی معاملہ ہے، جس میں عبادت کا پہلو غالب ہے۔
- قرض دینا صدقہ کرنے سے بھی بڑھ کر عبادت قرار دیا گیا ہے۔
- قرض لینا حاجت پر مبنی ہے، یعنی قرض ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر ہی لیا جانا چاہیے۔
- قرض لے کر لوٹانا حقوق العباد میں سے ایک بہت اہم حق ہے، حتیٰ کہ ایک موقع پر اس کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے شخص پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھانے سے بھی انکار فرمادیا۔ اور قرض کی ادائیگی کے باوجود ادائیگی کی استطاعت رکھنے کے ٹال مٹول کرنے کو ظلم فرمایا گیا ہے، جو کہ قیامت میدانِ حشر میں اندھیریوں کا سبب ہوگا۔‘‘

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ’’سود پر تاریخی فیصلہ‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’موجودہ سیکولر سرمایہ داری نظام اور اسلامی اُصولوں کے درمیان ایک اور بنیادی فرق یہ ہے کہ سرمایہ داری نظام میں قرضوں کا مقصد صرف تجارتی ہوتا ہے، تاکہ قرضوں کے ذریعے قرض دینے والے ایک متعین نفع کما سکیں۔ اس کے برخلاف اسلام قرضوں کو نفع کمانے کا ذریعہ قرار نہیں دیتا، اس کے بجائے ان کا مقصد یا تو انسانیت کی بنیاد پر دُوسروں کی مدد کرکے ثواب کمانا ہوتا ہے یا پھر کسی محفوظ ہاتھ میں اپنی رقم کو محفوظ کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک سرمایہ کاری کا تعلق ہے، اسلام میں اس کے لیے دُوسرے طریقے ہیں، مثلاً شرکت وغیرہ، لہٰذا قرضوں کے عقد کے ذریعے نفع اندوزی نہیں کی جاسکتی۔‘‘

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....